روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 31 دسمبر 2010ء 24 محرم 1432 ہجری 31 فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 265

اطاعت گزار بننے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنا شکر گزار اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے آنحضرت عاجزی کرنے والا بنا دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر3474)

ربوہ کے جلسوں کا ذکر، شاملین جلسہ قادیان کو دعاؤں میں انتہاء کرنے اور روحانی پاکیزگی پانے کے لئے نصائح

دعاؤں کے اثرات کو زمین پر دیکھنے کے لئے آسمان کے کنگرے ہلانے ہوں گے

اہل ربوہ گھروں میں جلسہ کے ذکر، ماحول اور اس جذبہ کو تازہ دم رکھیں تا کہ نئی نسل اپنے اندر ایک عزم پیدا کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 دسمبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرۃ آیت 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن بعد 26 دسمبر کو قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ حضور انور نے آج سے 27 سال پہلے تک ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ہونے والے جلسوں کی منظر کشی کی اور جلسوں کی تیاری، انتظامات، ڈیوٹیوں اور ربوہ کے پاکیزہ ماحول کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ آجکل چونکہ ربوہ میں جلسے نہیں ہو رہے اور نئی نسل کو جلسے کے حوالے سے اس طرح تربیت نہیں اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ ربوہ کے جو پرانے رہنے والے ہیں ان میں یہ ذکر جلسے کا چلتا رہتا ہوگا، اگر نہیں تو ذکر ہونا چاہئے تا کہ اس ماحول اور اس جذبے کو تازہ دم رکھیں اور نئی نسل بھی اور یہ اس لئے ہو کہ نئی نسل اپنے اندر ایک عزم پیدا کرے، مایوس نہ ہو بلکہ ایک عزم ہو کہ عارضی پابندیاں ہماری روح کو مردہ نہیں کر سکتیں۔ پس یاد رکھیں کہ یہ باتیں ہمیشہ کے لئے خواب وخیال نہیں بن گئیں بلکہ خدا کے فضل سے یہ رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور ضرور ہوں گی۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں، اس سے مانگتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اس کا یہی قانون قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے۔ پس اگر ہم عاجزی دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مانگتے رہیں گے تو وہ ضرور مدد کو آتا ہے اور آئے گا، ہمارا فرض ہے کہ اپنے دن اور رات دعاؤں میں صرف کریں خاص طور پر جلسہ کے ان دنوں میں جو جلسے میں شامل ہو رہے ہیں۔ اپنے قادیان میں قیام کے ہر لمحے کو دعاؤں میں ڈھال دیں۔ ان دنوں میں اہل ربوہ اور اہل پاکستان کو بھی اپنی بے چینیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں میں لینا چاہئے۔

حضور انور نے جلسہ قادیان میں شامل ہونے والوں کو جو مختلف ممالک اور ماحول سے آئے ہوئے ہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں اور مرد اپنے اپنے علیحدہ راستوں پر چلیں۔ حیاء اور تقدس کے اظہار اور حفاظت کے ساتھ جلسے میں شامل ہونے والے اپنی نمازوں کی بھی خاص طور پر حفاظت کریں، جلسے کی کارروائی کے دوران جلسے کو سننے کی بھرپور کوشش اور توجہ ہونی چاہئے، ہر دل میں اور عمل میں قربانی کا بھرپور اظہار نظر آنا چاہئے۔ نہ قیام گاہوں میں، نہ کھانے کے اوقات میں، نہ جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے وقت بدنظمی ہو۔ غیر کو کبھی بھی ایسا موقع فراہم نہ کریں جس سے جماعت کی بدنامی اور سبکی ہو یا کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو، اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں۔ کسی بھی قسم کا ایسا جذباتی اظہار نہ ہو جس سے کسی قسم کے فساد یا فتنے کا خطرہ پیدا ہو سکے۔ آپس میں سلام کہنے کو رواج دیں تا کہ محبت اور بھائی چارے کی فضا مزید بڑھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان سے شامل ہونے والے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور ملک کے حالات کے بارے میں بھی دعائیں کریں۔ آجکل سب سے زیادہ اضطرار کی کیفیت پاکستان کے احمدیوں کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پس ان دنوں میں اپنے اضطرار کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنکھ کے پانی کے ذریعہ بہائیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اپنی دعاؤں کے اثرات کو زمین پر دیکھنے کے لئے پہلے آسمان کے کنگرے ہلانے ہوں گے۔ فرمایا کہ ڈیوٹی دینے والے بھی اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم من حیث الجماعت ان مخالفتوں اور تکلیفوں کے باوجود صرف خوشبو نہیں سونگھ رہے بلکہ اس کے پھل بھی کھا رہے ہیں۔ بیشک ہم ہر قربانی پر غمزدہ بھی ہوتے ہیں لیکن یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر جماعت کو پھلوں سے لاد رہی ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بیقراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ متواتر دعائیں کرنے والے کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبولیت بھی عطا فرمائے اور ہماری کلفتوں کو بھی دور فرمائے اور جلد اس کو سرور میں بدل دے۔ آمین۔ حضور انور نے آخر پر مکرم شیخ عمر جاوید صاحب ابن مکرم شیخ جاوید احمد صاحب آف مردان کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیئے جانے پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نیا سال مبارک ہو

ادارہ روزنامہ الفضل کی طرف سے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک ہو اللہ کرے کہ یہ سال جماعت احمدیہ کی بے شمار ترقیات کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے انفرادی و اجتماعی کامیابیوں سے نوازتا رہے اور خلافت احمدیہ کے بابرکت سائے کے نیچے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنتا رہے۔ آمین

مبارک صد مبارک

میاں عبدالحی سکالرشپ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ”میاں عبدالحی سکالرشپ“ برائے طلباء وطالبات جاری کیا جا رہا ہے۔ ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کے بعد HEC سے منظور شدہ کسی ادارہ میں BS کمپیوٹر سائنس یا BS Mass Communication (ابلاغیات) میں داخلہ لیا ہو، ان سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم، انٹرمیڈیٹ کی مارک شیٹ کی نقل، داخلہ کے ثبوت اور مکرم صدر صاحب جماعت/مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ 15 جنوری 2011ء تک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ اگر مزید راہنمائی درکار ہو تو دفتر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ فون 047-6212473

نوٹ:۔ اس کے علاوہ تمام جملہ سکالرشپس کے لئے درخواست بھجوانے کی تاریخ میں 15 جنوری 2011ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔

(نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

یکم جنوری 2011ء

1-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2010ء
2-45 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
3-20 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-25 am	تلاوت
5-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-05 am	لقاء مع العرب
7-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
7-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
8-50 am	زندہ لوگ
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-05 am	تلاوت
11-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	زندہ لوگ
12-45 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
1-25 pm	یسرنا القرآن
1-50 pm	سوال و جواب
2-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
3-50 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	تلاوت
5-10 pm	زندہ لوگ
5-45 pm	انتخاب سخن
6-45 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ
10-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-10 pm	یسرنا القرآن
11-30 pm	عربی سروس

2 جنوری 2011ء

1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-15 am	راہ ھدیٰ
4-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-35 am	تلاوت
6-45 am	لقاء مع العرب
7-50 am	خبرنامہ
8-10 am	خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2010ء
9-20 am	زندہ لوگ
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-00 am	تلاوت
11-25 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	زندہ لوگ
12-50 pm	فیتھ میٹرز
1-55 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
2-55 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	سپینش سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-35 pm	زندہ لوگ
5-55 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	خبرنامہ
9-30 pm	فیتھ میٹرز
10-35 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

3 جنوری 2011ء

1-35 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 am	گلشن وقف نو
3-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
4-10 am	رفقائے احمد
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-40 am	زندہ لوگ
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	زندہ لوگ
12-45 pm	گلشن وقف نو
2-05 pm	فرنچ ملاقات پروگرام

باقی صفحہ 7 پر

یہ قادیان کا جلسہ

اُسی رحیم کا ہے مہربان کا جلسہ
خدا کا فضل ہے یہ قادیان کا جلسہ
قرار لوٹتی ہیں راستوں کی لمبائیاں
دلوں کو کھینچتا ہے اپنی جان کا جلسہ
نماز عشق کی اک اک رکعت کا افسانہ
لہو میں دوڑتے سحر البیان کا جلسہ
پروئے پھرتے ہیں اک عہد میں محبت کے
جدا ہے دنیا سے ان عاشقان کا جلسہ
بس ایک پیار کی بولی ہے پیار والوں کی
بس اک زبان میں ہے ہر زبان کا جلسہ
ہر ایک قوم ہی اک ہاتھ پر اکٹھی ہے
زمیں پہ ایک ہے بس اس نشان کا جلسہ
وہ ایک نور کی مشعل جو آج روشن ہے
اُسی کے گرد ہے یہ کُل جہان کا جلسہ

ناصر احمد سید

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال

آنحضرت ﷺ نے بخیل اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جنہوں نے لوہے کے دو جبے سینے سے گلے تک پہن رکھے ہوں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے اس کا جبہ مزید کھلتا اور فراخ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام جسم حتیٰ کہ انگلیوں کے پوروں تک کو ڈھانک لیتا ہے۔ اور بخیل ہر دفعہ جب کچھ خرچ نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لوہے کے جبہ کے حلقے تنگ پڑتے جاتے ہیں وہ ان کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کر پاتا۔ (بخاری)

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ حسب توفیق اپنے عطایا جات ہسپتال کی مد امداد مریضان جو کہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اموال بنی نوع انسانیت کی خدمت کیلئے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

یہ صبر اور دعا ہے جو مومنین کو کامیابی بخشتی ہے

اگر صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہو گے تو تم نہ صرف اپنے پر ہونے والے ظلموں سے نجات پاؤ گے بلکہ ان پر فتح بھی حاصل کرو گے

اگر ہم صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے تو یہ انقلاب ہم دیکھیں گے کہ جو قلّت ہے وہ کثرت میں بدل جائے گی

مردان میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب کی شہادت۔ ان کے بیٹے عارف محمود زخمی۔ مرحوم کی خدمات اور خصائل حمیدہ کا تذکرہ

سلسلہ کے پرانے بزرگ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (سابق انچارج خلافت لائبریری) اسی طرح مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کی وفات اور خدمات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 نومبر 2010ء بمطابق 12 نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 154 تلاوت کی اور فرمایا۔

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الٰہی جماعتوں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے قرآنِ کریم نے جو حکم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف مستقل مزاجی سے ہر وقت جھکے رہنا ہے۔ یہ صبر اور دعا ہے جو مومنین کو کامیابیاں بخشتی ہے۔ یہ اصول اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب نے دیا تھا، تمام انبیاء نے بھی بتایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی سبق ہمیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تعلیم دی جس کو آپ نے پھیلایا۔ ہم (۔) کو یہی حکم ہے کہ تمہاری کامیابیاں صبر اور دعا سے ہی حاصل ہونی ہیں۔ اس کے بغیر، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں جس سے تم اپنے مقصد کا حصول کر سکو۔ قرآنِ کریم میں مختلف آیات میں صبر کے حوالے سے جو توجہ دلائی گئی ہے یا تلقین کی گئی ہے، اس کے مطابق صبر کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو تکالیف آئیں یا جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑے تو کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لاؤ۔ تاریخِ انبیاء سے ثابت ہے کہ خود انبیاء اور ان کے ماننے والوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور کرنا پڑتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون خدا تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے۔ لیکن آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو جن تکالیف سے گزرنا پڑا وہ ظاہر و باہر ہیں۔ لیکن آپؐ نے اپنے صحابہ کی ایسے رنگ میں تربیت فرمائی تھی کہ شکوہ تو دُور کی بات ہے اُن پر جب بھی تکالیف آئیں یا جنگیں ٹھونسی گئیں یا کسی بھی قسم کے ظلم کئے گئے تو صبر اور دعا کے ہتھیار ہوتے تھے جو انہوں نے استعمال کئے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب لمبا عرصہ تکلیفوں اور سختیوں کی زندگی سے گزرنا پڑے تو ایک انسان ہونے کی وجہ سے اس تکلیف کے دور سے جب انسان گزرتا ہے تو وہ پریشان بھی ہوتا ہے کہ کب وہ زمانہ آئے گا جب ہمیں ان تکلیفوں اور سختیوں سے نجات ملے گی۔ کب ہم فتحیاب ہوں گے۔ کب ہمارا دشمن خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا؟ اللہ تعالیٰ مومنوں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یاد رکھو خدا تعالیٰ تم صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کو قائم رکھنے کے لئے صبر اور دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ تو ایسا ساتھ ہے جو نہ صرف اس دنیا کا ساتھ ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی ساتھ ہے۔ ایک مومن مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے اس ساتھ کے لئے تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے، مستقل مزاجی سے اس سے تعلق جوڑتے ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا اور مانگنا کس طریقے سے؟ یہ ہمارا کام ہے۔ تکالیف آئیں تو ان کو برداشت کرو۔ ان سے پریشان نہ ہو۔ ان کی وجہ سے کسی قسم کا ابہام یا شبہ تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اور لگاتار اس سے تعلق جوڑے رکھو۔ یہ نہیں کہ آج دعاؤں پر زیادہ زور دے دیا۔ آج نمازیں پڑھ لیں۔ اگلے دن نمازوں کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ ایک مومن کے دل میں رہنی چاہئے۔ پس جب یہ چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اور مومن دعاؤں سے اس سے مانگ رہا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل بھی فرماتا ہے۔ صبر کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ عمل کرنے کی مستقل کوشش کرتے چلے جانا۔ اور جیسے بھی حالات ہوں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے چلے جانا۔ پس جس شخص کو اس کی بھوک، اس کا ننگ، اس کی تکالیف اور کسی بھی قسم کا لالچ جو اسے دیا جاتا ہے، اس بات پر مجبور نہ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہٹ کر کوئی کام کرے تو یہ اعلیٰ درجے کا صبر ہے۔ اور پھر ہر قسم کے حالات میں نیکیاں بجالانے کی کوشش کرنا، نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنا، اس کے لئے تکالیف میں سے گزرنا پڑے تو گزرنا، یہ بھی صبر کی ایک قسم ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی مشکلات سے گزر کر اور کسی بھی قسم کا لالچ دلانے کے باوجود گناہوں سے بچا اور نیکیوں پر قائم رہا وہ حقیقی صابر ہے۔ اور پھر یہ کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ مشکلات اور تکلیفوں کے لمبے دور سے گزرنے کے باوجود خدا تعالیٰ پر کوئی شکوہ نہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر کوئی شکوہ نہیں۔ جو ایسے عمل کرنے والے ہیں، اس طرح اظہار کرنے والے ہیں وہ پھر حقیقی صابر کہلاتے ہیں۔

آج کل بعض لوگوں نے احمدیوں کو اپنے ایمان سے ہٹانے کی یہ کوشش بھی شروع کی ہوئی ہے جس کا پہلے بھی مَیں ایک دفعہ مختصراً ذکر کر چکا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت یا جماعت تم میں یہ خوش فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ صبر کرو، صبر کرو اور تکالیف کا دور گزر جائے گا۔ بعض جگہوں پر بعض پمفلٹ بھی تقسیم ہوئے ہیں یا اور ذریعوں سے بہکایا جاتا ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ سو سال سے زائد کا عرصہ تو گزر گیا ہے، یہ تکلیف کا دور تو ابھی ختم نہیں ہوا اور چلتا چلا جا رہا ہے، کب گزرے گا یہ دور؟ گویا کہ احمدیوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ ان کے خیال میں احمدی بہت کمزور ایمان ہیں اس طرح شاید ہمارے دام میں آ جائیں۔ ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر ان کو ورغلایا جائے۔ مثالیں بھی دیتے ہیں کہ کون سا نبی ہے جس کو

اتنا لمبا عرصہ تکلیفوں میں سے گزرنا پڑا یا جس کی جماعت کو اتنا لمبا عرصہ تکلیفوں میں سے گزرنا پڑا۔ مثالیں تو ہر نبی کی موجود ہیں۔ اگر انہوں نے قرآنِ کریم پڑھا ہو، تاریخ کا کچھ علم ہو تو یہ مثالیں مل جاتی ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کی مثال لے لیں۔ تین سو سال سے زائد عرصے تک ان کو اپنی زندگیاں بعض علاقوں میں غاروں میں چھپ کر ہی گزارنی پڑیں۔ بہرحال یہ مخالفین کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر قسم کے شیطانی حربے سے مومنوں کو ان کے ایمان سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے لوگ اِکّا دُکّا ورغلا بھی لیتے ہیں لیکن مومنین کی اکثریت اپنے ایمان پر قائم رہتی ہے۔ کسی قسم کا لالچ، کسی قسم کی تکلیف انہیں ایمان سے نہیں ہٹا سکتی اور پھر یہی نہیں بلکہ ان تکالیف پر انہیں نہ ہی نبی سے، نہ خدا سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صبر کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے مومنین ہیں۔ وہ صبر و استقامت کی اعلیٰ مثالیں قائم کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے کہا انسان ہے، بشر ہے، اس کے ناطے پریشانی ہوتی ہے، اور ہر زمانے میں ہر نبی کے ماننے والے بعض دفعہ اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔

مکّہ کی زندگی میں ہجرت سے پہلے باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنی جان کی قربانیاں بھی پیش کیں۔ ہر قسم کی سزائیں لیں۔ تکالیف برداشت کیں۔ اور ان کو برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کر دیا۔ اس لئے نہیں کہ ان کے ایمان کمزور تھے۔ ایمان کے وہ لوگ بڑے مضبوط تھے۔ اپنی پریشانی اور تکلیف کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا کہ ہم کب تک یہ برداشت کریں گے؟ اور یہ بھی بعید نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کو دیکھ کر یہ کہا ہو کہ کب تک آپؐ یہ تکلیفیں برداشت کرتے جائیں گے؟ جب آپ سے سوال کیا گیا تو حضرت خباب بن الأرت بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکالیف کا ذکر کیا۔ آپؐ کعبہ کے سائے میں چادر کو سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ سختی کے یہ دن ختم کر دے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسا انسان بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن وہ اپنے دین اور عقیدے سے نہ پھرتا۔ اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا۔ ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے۔ لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹاتا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3612)

یہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سامنے بیان فرمائی۔

پس آپؐ نے ایک اصولی بات الٰہی جماعتوں کے متعلق ان ابتدائی صحابہ کو بھی سمجھا دی کہ یہ تکالیف آتی ہیں اور آئیں گی۔ مخالفین کی طرف سے ظلموں کی انتہا بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ ظلموں کی انتہا ان کو ان کے دین سے نہیں پھیرتی۔ بلکہ صبر سے وہ ہر چیز برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس اگر صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہو گے تو تم نہ صرف اپنے پر ہونے والے ظلموں سے نجات پاؤ گے بلکہ ان پر فتح بھی حاصل کرو گے۔ حضرت مسیح موعود سے بھی ایک شخص نے دعا کی درخواست کی اور بڑی پریشانی کا اظہار کیا کہ ایک مولوی جوان کے گاؤں میں ایک سکول میں مدرس ہے اسے بڑی تکلیف دیتا ہے۔ دعا کریں کہ اس کا وہاں سے تبادلہ ہو جائے۔ اس پر یہ بات سن کر حضرت مسیح موعود مسکرائے اور پھر فرمایا کہ:

''اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اُس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ (13) برس تک دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ مگر آپؐ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی''۔ فرمایا کہ ''آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے''۔ اور فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ اُن کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی اُن پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شئے نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 543-544. جدید ایڈیشن)

اور یہ بات حضرت مسیح موعود نے 1902ء میں اس شخص کے سوال پر فرمائی۔ اور اتفاق سے جب مَیں حوالے تلاش کر رہا تھا، تو وہ مہینہ بھی نومبر 1902ء کا مہینہ تھا۔ ایک سو آٹھ سال پہلے آپ نے یہ بات فرمائی۔ بہرحال اس میں حضرت مسیح موعود اپنی سچائی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر کامل یقین کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں اس یقین کا اظہار ہے کہ مَیں یقیناً خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہوں اور اس کی مدد آئے گی اور یقیناً آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تمام تر تسلیوں اور پیش خبریوں کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اس وثوق اور یقین سے یہ بات فرمائی۔ گویا یہ بھی ایک پیشگوئی تھی۔ اور آج ہم یہ امر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوتا دیکھ رہے ہیں جو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ لوگ ایک کوشش کرتے ہیں۔ احمدیوں پر زیادتیاں کرنے والے، ظلم کرنے والے تکلیفیں دینے کی کوشش کرتے ہیں، ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً پاکستان میں سکولوں اور کالجوں میں ہمارے احمدی بچوں کو، بچیوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ وہاں سے نکالنے کی کوشش ہوتی ہے۔ کاروبار کرنے والوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جان سے مارنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں کئی احمدی جو ہیں وہ شہید ہوئے۔ لیکن ان سب کوششوں کے باوجود جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ نہ صرف یہ مثلاً اگر طلباء کے ساتھ پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے تو پاکستان سے باہر آ کر بہت سے طلباء نے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کی اور نہ صرف اس میں کامیابیاں حاصل کیں بلکہ جماعت کی تعلیم کے پھیلانے کا ذریعہ بھی بنے۔ کاروبار والوں سے زیادتی کی تو یہ احمدی اپنے کاروبار باہر کی دنیا میں پھیلانے لگ گئے۔ اور نہ صرف ان کے کاروبار پھیلے بلکہ احمدیت بھی متعارف ہوئی۔ پھر شہادتیں ہیں، شہادتوں کی وجہ سے بعض احمدیوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ ان کے خاندانوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ اور اس کی وجہ سے بھی جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ بلکہ جماعت کا پھیلنا تو الٰہی تقدیر ہے جس کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے۔ احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے جماعت زیادہ تیزی سے دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور یہ مظالم جو ہیں جماعت کے پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ جماعت دنیا میں اس طرح متعارف ہو رہی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ باہر کی دنیا میں، یعنی پاکستان سے باہر کی دنیا میں بیعتوں کی تعداد ہر روز بڑھ رہی ہے۔ پس جب یہ عمل شروع ہے اور جماعت پھیل رہی ہے اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اور خدا تعالیٰ کے وعدے بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہو جائے گی کہ جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ خود ہی چُپ ہو جائیں گے۔ یہ بھی آپ کے الفاظ کے ساتھ ہے۔ پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ قلت کو کثرت میں بدلنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ ہماری کوشش کیا ہونی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ثواب میں حصہ دار بنانے

کے لئے یہ فرماتا ہے کہ (۔) کرو، پیغام پہنچاؤ۔ ورنہ جس طرح جماعت کے پھیلنے کی رفتار ہے اور جو نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ کسی انسان کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ خط آتے ہیں کہ ہم توبہ کرتے ہیں اور جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ وہی مخالفین جو پہلے دشمنیاں کرتے تھے اب خط لکھنے لگ گئے ہیں کہ ہم توبہ کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح آج تک یہ سلسلہ قائم ہے بلکہ مخالف علماء اور پادریوں تک میں یہ حرکت پیدا ہو رہی ہے کہ احمدیت کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔ اور انہوں نے، پادریوں تک نے بیعت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس یہ انقلاب اللہ تعالیٰ دلوں میں پیدا کر رہا ہے۔ پس اگر ہم صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ انقلاب دیکھیں گے کہ جو قلت ہے وہ کثرت میں بدل جائے گی۔ یہ اعتراض کرنے والے اگر زندہ ہوئے تو یہ بھی دیکھیں گے ورنہ ان کے بچے دیکھیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تم دیکھو گے۔ پس وہ زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اُس وقت تو یہ شریر خود بخود مٹ جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ فتوحات ان کو دیتا ہے جن کے ایمانوں میں پختگی ہو۔ جن کے صبر کا معیار اعلیٰ ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقینِ کامل ہو۔ یہ دُکھ اور عارضی تکلیفیں ایمانوں میں جلا پیدا کر رہی ہوں۔ ان کو پتہ ہو کہ یہ تو ہمارے لئے کھاد کا کام دینے کے لئے ہیں۔ پس ہمارا کام ہے کہ عارضی ابتلاؤں اور مشکلات سے صبر و استقامت دکھاتے ہوئے گزرتے چلے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ وہ کون لوگ ہیں جو صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ:46) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔ اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں وہی لوگ آگے بڑھ سکتے ہیں، صبر انہی لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو عاجزی دکھاتے ہیں۔ کبھی متکبر آدمی صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ کبھی متکبر آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح نہیں جھکتا جو اس کے حضور جھکنے کا حق ہے۔ اور جب یہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی حمایت سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ 'تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں'۔ تو وہیں یہ اعلان تھا کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو کھڑا کرنے لگا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ جو کام آپ سے لینے لگا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈالنے والا ہے کہ تمام تر مخالفتوں اور دشمنیوں کے باوجود انجام کار آپ کے مشن نے کامیاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ پس ہم احمدیوں کو تو ذرّہ بھر بھی اس میں شک نہیں کہ احمدیت کی مخالفت احمدیت کے راستے میں روک نہیں ڈال سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمایت کے مختلف جگہوں پر قرآنِ کریم میں اعلانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مختلف جگہوں پر یہ بتایا ہے کہ میں اپنے بندوں کی، اپنی جماعت کی جس کو میں کھڑا کروں اُس کی حمایت کرتا ہوں۔ اور یہ باتیں ہمیں اس بات پر پختہ کرتی چلی جاتی ہیں کہ احمدیت کا غلبہ انشاء اللہ ہوگا۔ ایک مؤمن کی زندگی بھی خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اور مرنے کے بعد کی بھی جو زندگی ہے اُس کو بھی یہی یقین قائم کرتا ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خاطر جو تکالیف اور مشکلات ہیں یہ ہنستے کھیلتے برداشت کر لو گے تو آخری زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن جاؤ گے۔ یقیناً یہ مشکلات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ملانے کا باعث بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والوں کے بارے میں مزید تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ:47) یعنی کہ عاجزی دکھانے والے اور صبر اور استقامت دکھانے والے اور دعا کرنے والے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ گویا اس آیت اور پہلی آیت کا مضمون یہ بنا کہ صبر اور استقامت دکھانے والے اور خدا تعالیٰ سے اپنے معاملات میں مدد مانگنے والے، خوشی اور غمی میں اس واحد و یگانہ کی طرف جھکنے والے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ عاجزی دکھاتے ہیں۔ اور اس عاجزی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ کسی قسم کے تکبّر کی بُو ان میں نہیں آتی۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی اُخروی زندگی کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی ایک مومن دنیاداروں کی طرف سے کھڑے کئے ہوئے مصائب اور مشکلات سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار رہتا ہے۔ اس کا صبر، اس کی دعائیں انہیں پھر عاجزی میں مزید بڑھاتی ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنتا چلا جائے۔ ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس زمانے میں دین کے لئے جنگ منع ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے آ کر یہ اعلان فرمایا تو اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں لیکن اپنے صبر و استقلال اور خدا تعالیٰ سے تعلق پر حرف نہیں آنے دیتے۔ کیونکہ ان کو یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے۔ اس لئے اس کے احکام پر عمل ضروری ہے۔ اللہ کی جو خواہش ہے اور اس کے بھیجے ہوئے فرستادے نے جو ہمیں بتایا ہے اُس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہم جان تو دے سکتے ہیں لیکن اُن حکموں سے سرِمُو ہٹ نہیں سکتے۔ پس یہاں اُن نام نہاد جہادی تنظیموں اور شدت پسندوں کو بھی پیغام ہے جو اپنے زعم میں (۔) کا نظام رائج کرنے کے لئے دہشت گردی اور خُودکُش حملے کر کے دنیا کا سکون برباد کر رہے ہیں، معصوموں کو قتل کر رہے ہیں کہ تمہارے یہ عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ ہے تو معصوم جانوں کو ختم کرنے کے بعد فخر سے یہ اعلان نہ کرو کہ ہمارا کام ہے جو ہم نے کیا ہے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ ہم نے عاجزی اختیار کرتے رہنا ہے اور صبر اور دعا کا دامن ہاتھ میں پکڑنا ہے۔ اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے ملکی قانون کو اپنے تابع نہیں کرنا یا اس کے لئے کوشش نہیں کرنی۔ یہ تو متکبر لوگوں کی نشانی ہے اور متکبّروں کی اللہ تعالیٰ کبھی اعانت اور مدد نہیں فرماتا۔ آج یہ اعزاز، یہ سوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی کی ہے اور ایک احمدی کو ہی حاصل ہے کہ عاجز بنتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مدد کی تلاش میں رہتا ہے۔ عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے۔ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے نیکیوں میں قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اور (۔) کا اعزاز حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مشکلات میں سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ جان تک کا نذرانہ پیش کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا۔ انہیں لوگوں کو خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ (۔) (البقرۃ: 158) کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔ پس ہمیں کوئی جو چاہے کہے یا کہتا چلا جائے کہ اتنے لمبے عرصے کے جو ابتلا ہیں یہ تمہیں جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی ذرّہ بھر بھی پرواہ نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے ان ابتلاؤں پر صبر کی وجہ سے ہم پر برکتیں نازل فرما رہا ہے جن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہم ہی ہیں جنہیں ہدایت یافتہ ہونے کی سند بھی اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ جو بھی ہم پر گزر جائے کبھی صبر اور دعا کے دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا، کبھی اس کو نہیں چھوڑنا تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد اب میں ایک شہید کا ذکرِ خیر کروں گا جن کو گزشتہ دنوں میں مردان میں شہید کر دیا گیا۔ یہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب ہیں۔ آٹھ نومبر سوموار کے دن تقریباً رات کو پونے آٹھ بجے یہ اور ان کا بیٹا عارف محمود اپنی دکان سے گھر واپس آ رہے تھے۔ گھر کے قریب پہنچے ہیں تو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ بیٹا موٹر سائیکل چلا رہا تھا اور شیخ صاحب پیچھے بیٹھے تھے۔ فائرنگ کرنے والوں نے پیچھے سے فائر کیا تھا۔ اس کے بعد فرار ہو گئے۔ تین فائر شیخ محمود احمد صاحب کو لگے اور ایک فائر ان کے بیٹے عارف محمود کو لگا۔ فائرنگ کے نتیجے میں شیخ صاحب موقع پر وفات پا گئے۔ (۔) بیٹا زخمی ہے ہسپتال میں داخل ہے۔ اٹھائیس سال اس کی عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ بیٹے نے بھی بڑی جرأت کا مظاہرہ

کیا ہے۔اس سے جب ربوہ سے بات کی گئی تو اس نے کہا فکر نہ کریں۔ یہ گولیاں اور یہ زخمی کرنا ہمارے ایمانوں کو نہیں ہلا سکتا۔اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ زخمی ہوا ہوں۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسی طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور کوئی فکر کی بات نہیں۔شہید مرحوم کے دادا نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔اس طرح ان کو (۔) ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ان کے والد نے 1932ء میں خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ لوگ کوئٹہ میں رہتے تھے۔ پھر 1935ء میں مردان آ گئے۔اور دو مہینے پہلے (۔) مردان پر جو حملہ ہوا تھا، اس میں ان کے بھتیجے شیخ حامد رضا شہید ہوئے تھے۔ یہ تجارت پیشہ خاندان ہے۔اللہ کے فضل سے کاروبار ان کا اچھا چل رہا ہے۔اس کی وجہ سے مخالفین و معاندین کی نظر میں تھے۔شیخ صاحب اور ان کے بھائیوں کو مختلف وقتوں میں اسیرِ راہِ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔ ان لوگوں پر بیس (20) جماعتی مقدمات ہیں۔اور ان پر ہمیشہ ظلم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔1974ء میں بھی ان کے ایک بھائی شیخ مشتاق صاحب کو ضلع بدر کر دیا گیا تھا۔1974ء کی کارروائی میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد جب مدد کیا کرتے تھے تو ان کو حوالوں کے لئے دو کُتب کی ضرورت پڑی۔شیخ صاحب اُن دنوں میں اسلام آباد ہوتے تھے۔ان سے ذکر کیا تو انہوں نے وہاں جا کر دو دفعہ وہ کتاب لا کر دی جو حوالے کے لئے چاہئے تھی اور اسمبلی کی کارروائی میں حوالہ دینے کے کام آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوانی میں ہی یہ جماعت کے بڑے خدمت گزار تھے۔ان کو 2008ء میں اغوا بھی کر لیا گیا تھا اور پھر تاوان دے کر ان کو رہائی ملی۔ پہلے تو اغوا کرنے والے ان پر بڑی سختی کرتے رہتے تھے۔لیکن جب دیکھا کہ یہ تو نمازیں پڑھنے والا اور ذکرِ الٰہی کرنے والا، تہجد پڑھنے والا ہے تو پھر آہستہ آہستہ ان کا دل نرم ہو گیا۔اور دل نرم ہونے کے بعد یہ اثر ہوا کہ اس گرمی میں ٹھنڈے پانی اور پنکھے کی سہولت میسر کر دی اور پھر یہ بھی اغوا کرنے والوں کے دل کی نرمی ہے کہ جتنے پیسے وہ مانگ رہے تھے، اس سے کم پر ان کو رہا کر دیا۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی دکان کے قریب بم رکھ کر اس کو اڑانے کی کوشش کی گئی تھی اس سے بھی کچھ نقصان ہوا تھا۔ بہرحال ہمیشہ سے یہ مردان میں ہیں۔ یہ خود بھی اور ان کا خاندان بھی بڑی سختیاں جھیلتا چلا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان شہید کے درجات بلند کرے اور باقی خاندان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے بلکہ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے جو مردان میں یا پاکستان کے کسی بھی شہر میں ہے۔ کیونکہ دشمنوں کے ارادے بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

نمازوں کے بڑے پابند تھے اور خطبات بڑے غور سے سنتے تھے اور اپنے سارے خاندان کو سنوایا کرتے تھے۔ مختلف جگہوں پر خدمتِ خلق کا کام، رفاہِ عامہ کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ مردان شہر میں مختلف جگہوں پر ٹھنڈے پانی کی سہولت کے لئے بجلی کے واٹر کولر لگوا کر دیئے ہوئے تھے۔اہلیہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ایک بڑے بیٹے زخمی ہیں۔ بچوں کی عمر اٹھائیس سال سے لے کر بیس سال تک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے۔حفاظت میں رکھے۔ابھی نمازوں کے بعد انشاء اللہ ان کا نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

اس کے علاوہ ہمارے سلسلے کے ایک پرانے بزرگ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ہیں جو خلافت لائبریری کے انچارج ہوتے تھے۔ ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔(۔) واقفِ زندگی تھے اور 1915ء میں پیدا ہوئے۔ 1906ء میں ان کے والد نے بیعت کی تھی۔ان کی والدہ کی تو اس سے پہلے کی بیعت تھی۔ 1935ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا اور تیسری پوزیشن لی۔اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔اور 1938ء میں وہاں سے فارغ ہو کر حضرت مصلح موعود کی خدمت میں وقف کی درخواست دی۔ پھر 1960ء میں انہوں نے پرائیویٹ بی۔اے کیا اور لائبریری سائنس کا ڈپلومہ کیا۔ خلافت لائبریری کے لائبریرین تھے۔ پڑھنے کا شوق تھا۔ 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج میں عربی کی کلاسیں شروع ہوئی ہیں تو پھر ایم۔اے عربی کی اور وہاں طلباء کا پہلے جو بیج تھا اس میں یہ شامل تھے۔اور عربی میں پوری یونیورسٹی میں اس سال انہوں نے پہلی پوزیشن لی۔ 1931ء میں حضرت مصلح موعود نے جو احمدیہ کور قائم کی اس کے بھی آپ ممبر تھے۔اور 1934ء میں نیشنل لیگ کے قیام پر آپ بھی اس میں شامل تھے۔ 1938ء میں خدام الاحمدیہ کے ابتدائی ممبران میں شامل ہوئے اور معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ایڈیٹر خالد اور قائمقام صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔اس وقت حضرت مصلح موعود خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ 1947ء میں ہجرت کے موقع پر حضرت امّاں جان اور حضرت مسیح موعود کی باقی اولاد کے ساتھ ہی یہ قافلے کو لے کر آئے۔ 1948ء میں فرقان بٹالین میں شرکت کی۔ اور 1948ء میں ربوہ کی سرزمین پر جو خیمے گاڑے گئے تھے ان کا انتظام بھی آپ کے ذمے تھا اور پہلی رات آپ کو ربوہ میں بسر کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعود نے آنا تھا تو ان کو پہلے بھجا گیا تا کہ خیمے وغیرہ گاڑیں۔ یہ جب ربوہ آبادی کے لئے گئے ہیں تو یہ اور عبدالسلام اختر صاحب خیمے اور چھولداریاں سائبان وغیرہ لے کر گئے۔ سیلاب کی وجہ سے راستے کٹے ہوئے تھے ایک لمبے راستے سے ان کو آنا پڑا۔اس زمانے میں تعلیم الاسلام سکول عارضی طور پر چنیوٹ میں ہوتا تھا۔اور اس کے ہیڈ ماسٹر سید محمود اللہ شاہ صاحب تھے۔ان کو انہوں نے کہا کہ ہم نے رات وہاں رہنا ہے تو لڑکوں کے ہاتھ کچھ لالٹین بھجوا دیں تا کہ روشنی ہوتی رہے۔ جب ربوہ پہنچے ہیں تو اس وقت سورج ڈوب رہا تھا۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ ربوہ کی جو زمین ہے اس کا وسط کہاں ہے؟ درمیان کہاں ہے؟ اور پھر وہاں انہوں نے خیمے لگائے۔ بنجر اور بیابان جگہ تھی، جو چند لوکل، مقامی راہگیر وہاں سے گزرا کرتے تھے، وہ بڑے حیران تھے کہ اس جگہ یہ دو آدمی بیٹھ کے کیا کر رہے ہیں؟ بہرحال جو سامان لانے والے ٹرک تھے ان کو انہوں نے رخصت کیا۔ اور خاموشی سے یہ دونوں وہاں بیٹھ گئے، دعائیں کرنے لگے۔ نظمیں سنانے لگے۔ اختر صاحب حضرت مسیح موعود کے شعر بلند آواز سے سنانے لگے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت کیونکہ آبادی تھی نہیں اور ارد گرد سب پہاڑ تھے تو پہاڑوں سے ٹکرا کر ان کی نظموں کی آواز جو تھی، وہ اور زیادہ گونج پیدا کر رہی تھی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ دور سے ایک ہلکی سی روشنی نظر آ رہی ہے۔ یہ شاہ صاحب کو جو کہہ کے آئے تھے نا کہ سکول کے بچوں کے ہاتھ لالٹینیں بھجوا دیں تو دیکھا کہ چھ میل کے فاصلے سے وہ بچے ان کے لئے لالٹین لے کے آ رہے تھے، جن میں سے دو بچے بنگالی تھے اور ایک سیلون کا تھا۔ بہرحال یہ بچے بھی کافی دیر سے پہنچے۔اس کے بعد رات کو احمد نگر وہاں قریبی گاؤں ہے، وہاں سے ان کو کھانا آیا تو اس طرح انہوں نے یہ پہلی رات ربوہ میں بسر کی۔ اسی طرح ان کے بہت سے تاریخی کام ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے 1940ء میں بھی علماء کی کمی پوری کرنے کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کی خاطر مختلف مضامین میں غیر از جماعت جید علماء سے تدریس کا پروگرام بنایا تو اس میں بھی یہ شامل تھے۔ بہرحال ان کی خدمات کا ایک لمبا عرصہ ہے۔اور بعد میں لائبریرین کے طور پر یہ ریٹائر ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تحریکِ جدید کے ممبر تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ابتدائی ممبروں میں سے تھے۔ پاکستان آنے کے بعد جو انجمن بنی ہے اس کے بھی ممبروں میں سے تھے۔ ربوہ کے صدر عمومی رہے ہیں۔ بڑا عرصہ لمبا انہوں نے خدمات انجام دی ہیں۔اور مَیں نے دیکھا ہے کہ مرتبے کے بزرگ تھے، عمر بڑی تھی۔ بہت فرق ہے میرا اور ان کی عمر کا۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی عاجزی سے ہر ایک کو ملنے والے اور وفادار کارکن تھے۔ جہاں سختی اور دھڑلے کی ضرورت ہوتی تھی وہاں اس سے بھی کام لیتے تھے۔ لیکن بہرحال اچھی انتظامی صلاحیت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اس کے علاوہ ایک اَور جنازہ ہے۔ان کا بھی جنازہ غائب ابھی ادا ہو گا۔ تیسرا جنازہ غائب مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب کا ہے۔ان کی وفات کو دو مہینے گزر گئے ہیں۔ یہ بھی مختلف حیثیتوں سے خاص طور پر کراچی میں جماعت کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور امریکہ میں بھی۔ان کی بچیاں بھی جماعت کی یہاں خدمات انجام دے رہی ہیں اور ان کی آگے اولادیں بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ غائب انشاء اللہ ابھی ادا ہو گی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد مظفر صاحب اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ گزشتہ ایک ہفتہ سے بوجہ بخار فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد زمان صاحب سابق کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گردے اور جگر کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری اور تکلیف شدت سے بڑھ رہے ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

❁ مکرم چوہدری منور احمد نعیم صاحب میامی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا تاج الدین صاحب لائل پوری سابق ناظم دارالقضاء ربوہ مورخہ 22 نومبر 2010ء بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے مورخہ 26 نومبر کو بیت مبارک میں نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات پر بہت سے عزیز اور دوست ہمارے گھر تشریف لائے۔ نیز بذریعہ فون، خطوط اور ای میل بھی بہت سے احباب کے تعزیتی پیغام موصول ہوئے۔ ہم سب بہن بھائی ان احباب کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زاہدہ وسیم صاحبہ ترکہ مکرم میاں منیر احمد ساجد صاحب)

❁ مکرمہ زاہدہ وسیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم میاں منیر احمد ساجد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 4/32 دارالعلوم شرقی برقبہ 8 مرلہ 22 مربع فٹ اور قطعہ نمبر 39/22 دارالرحمت برقبہ 12 مرلہ 176 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعات درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیئے جائیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ زاہدہ وسیم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مصور احمد عابد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم اسد احمد ساجد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم منور احمد ساجد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پنجاب پبلک لائبریری

انیسویں صدی کے آخری بیس پچیس برسوں میں انگریزوں نے برصغیر کے دو بازوؤں میں دو بڑے کتب خانے قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ایک کتب خانہ کلکتہ میں قائم ہوا جو امپیریل لائبریری کہلایا اور دوسرا کتب خانہ لاہور میں عہد شاہجہانی کے ایک مقتدر امیر وزیر خاں کی تعمیر کی ہوئی عالیشان بارہ دری میں قائم ہوا۔ یہ وہی وزیر خاں تھے جن کی ایک دوسری تعمیر ''مسجد وزیر خاں''، اب بھی قائم ہے اور بڑی شہرت کی حامل ہے۔ 1634ء میں مسجد وزیر خاں کی تکمیل کے بعد انہوں نے ایک وسیع و عریض باغ کے وسط میں یہ دلکش عمارت تعمیر کروائی تھی۔

1849ء میں جب پنجاب کا الحاق برٹش عملداری سے ہوا تو انگریزوں نے اس عمارت کو فوجیوں کی رہائش گاہ کے علاوہ دوسری دفاعی ضروریات کے لئے بھی استعمال کیا۔ اس کے بعد اس عمارت میں محکمہ بندوبست کا دفتر قائم ہوا۔ کچھ عرصے کے لئے یہ عمارت تار گھر اور اس کے بعد عجائب گھر کے طور پر بھی استعمال ہوتی رہی اور آخر کار 1884ء میں یہاں لائبریری قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ عمارت آج تک لائبریری کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

31 دسمبر 1885ء کو پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر سر چارلس ایچی سن نے لائبریری کی رسم افتتاح ادا کی۔ لائبریری کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے متعدد سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی ترتیب دی گئی۔ جس میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر ایس وہیلر اور میو سکول آف آرٹس کے پرنسپل، مسٹر جے لاک وڈ، کپلنگ بھی شامل تھے۔

عمارت کے حصول کے بعد کمیٹی کا دوسرا اہم کام کتابوں کی فراہمی کا تھا۔ کمیٹی کی تجویز پر سرکاری محکموں اور شعبوں نے وہ تمام کتابیں لائبریری کو منتقل کر دیں جن کے استعمال کی انہیں فوری ضرورت نہ تھی۔ بہت سے علم دوست حضرات، جن کے پاس ذاتی کتب خانے تھے، ان سے بھی عطیات کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ اس درخواست کے جواب میں مسٹر ایچ ڈبلیو ٹولبورٹ سردار عطر سنگھ، فقیر سید جمال الدین اور لکھنؤ کے مشہور ناشر منشی نول کشور نے اردو، فارسی اور عربی کی بیش قیمت کتابیں لائبریری کو بطور تحفہ پیش کیں۔

متذکرہ کتب کے علاوہ لائبریری میں برطانوی اور مغل عہد کی بیشتر نادر اور نایاب دستاویزات موجود ہیں۔ ان میں ان ادوار کی سرکاری رپورٹیں، گزیٹیئر اور دوسرے ریکارڈ کا ذخیرہ شامل ہیں۔ پنجاب برطانوی عہد میں 1881ء میں جو پہلی مردم شماری ہوئی تھی اس کا مکمل ریکارڈ بھی یہاں محفوظ ہے۔ پنجاب پبلک لائبریری میں اس وقت دو لاکھ سے زائد کتب موجود ہیں جو اردو، انگریزی، عربی فارسی، ہندی، سنسکرت، گجراتی، گورمکھی، پشتو، بلوچی، سندھی، بنگالی، فرانسیسی، جرمنی اور چینی زبانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں بہت بڑا ذخیرہ مخطوطات کا بھی ہے۔ کتب خانے کا ایک شعبہ ''بیت القرآن'' کہلاتا ہے جس میں قرآن اور تفسیر کے تین ہزار نسخے موجود ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 2)

3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
4-45 pm	تلاوت
4-55 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-30 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2005ء
8-00 pm	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
8-40 pm	اردو خبرنامہ
9-00 pm	راہ ھدیٰ
10-40 pm	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
11-10 pm	عربی سروس

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

دوا، تدبیر اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
NASIR ناصر 1954 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ نیکس نمبر 047-6212217
فون 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت 300/= روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
بے مثال دماغی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML 200/= روپے

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی
25ML گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب
Rs 25/= Rs 20/= 30/200/1000
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ دسمبر 2010ء مبلغ -/200 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی واقع دارالصدر مین روڈ 60 فٹ پر رقبہ 1 کنال تین اطراف سے تعمیر شدہ گھروں میں گھری ہوئی۔ خوبصورت لوکیشن مع نہایت خوبصورت فرنٹ لان دو منزلہ نئی تعمیر شدہ 6 بیڈروم مع اٹیچڈ باتھ دو بڑے ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ، ڈائننگ، امریکن کچن، Open Patio اور پیچھے کشادہ صحن بڑی کار پارکنگ بیرونی باتھ کے ساتھ میٹھا پانی کا کنکشن، نیٹ، فون، گیس،

الیکٹرک سٹی کے دو میٹرکی سہولتوں کے ساتھ

رابطہ: 0321-7712480

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ 0300-4146148

فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

ربوہ میں طلوع و غروب 31- دسمبر

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	5:16

ملازمین کی ضرورت ہے

شعبہ دواسازی اور کمپیوٹر سیکشن میں چند محنتی میٹرک / ایف اے پاس ملازمین کی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر آپریٹر جو Ms Office اور Inpage جانتے ہوں۔ درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ لائیں۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

فون: 6211538 فیکس: 6212382

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سونگز و اکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت - منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24- نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 042-37237516

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

نیا سال مبارک ہو

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434-6211434

فوری ضرورت ہے

واشنگ سوپ بنانے والے ایک مایہ ناز ادارہ کو ملک بھر میں سیلز مین / ڈسٹری بیوٹر کیلئے نوجوان تعلیم یافتہ احباب جو کمیشن پر کام کر سکیں درکار ہیں۔

فون نمبر: 0343-87002000

041-8527016-17-18

Dawlance Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہوز پائپ

بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ گیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔

SRP

سینگی ربڑ پارٹس

مین جی ٹی روڈ چناٹاؤن لاہور

طالب دعا۔ میاں عباس علی

میاں ریاض احمد: 0300-9401543

میاں عدنان عباس: 0300-9401542

042-36170513,37963207,3963531

وال سٹریٹ ایکسچینج کمپنی

بذریعہ منی گرام MoneyGram

10 منٹ میں دنیا بھر سے رقوم منگوائیں اور بھجوائیں

ٹیلی گرافک ٹرانسفر (T.T)

ڈیمانڈ ڈرافٹ (D.D)

غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت

ربوہ برانچ

دوکان نمبر 7/14 گول بازار، چناب نگر (ربوہ)

فون 86-047-6213385 فیکس 047-6213384

ڈائجسٹو گیس اپھارہ جیسی پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات

الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹور

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کریانہ 0344-7801578

زمان لائبریری اینڈ گفٹ سنٹر

فضل عمر مارکیٹ ربوہ — پروپرائٹر: قمر الزمان 0301-7961277 0331-7784366

آپ کے ذوق کے عین مطابق، دینی و معلوماتی کتب، ناول، شاعری، افسانے، ڈائجسٹ، رسائل، کوکنگ بکس وغیرہ نیز امپورٹڈ جیولری، پرفیوم، گلاسز، ہوم ڈیکوریشن اور لیڈیز اینڈ جینٹس گفٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

Visit Visa

Canada, USA بیرونی ممالک

Australia, UK & Europe

جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں

Education Concern®

Mr. Farrkh Luqman

67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan

042-35164619/ 0302-8411770.

کچی بوٹی کمپاؤنڈ

کچی بوٹی کی دونوں اقسام پر مشتمل کمپاؤنڈ اعلیٰ ترین مصفی خون ٹیبلیٹ زبردست رعایت کے ساتھ ہر سٹور پر دستیاب ہیں۔ حفظ ماتقدم چھوٹے بڑے ایک گولی روزانہ لیا کریں۔

تفصیل استعمال دواپمفلٹ میں پڑھیں

مزید معلومات و مشورہ کیلئے

0331-2334647,0300-9293818

نیشنل الیکٹرونکس

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو یا کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس

1- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

042-37223228

37357309

0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ

دلہن جیولرز

Tel: 042-36684032

Mobile: 0300-4742974

Mobile: 0300-9491442

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس

تمام کمپنی کی LCD/LEDTV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55" ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

امپورٹڈ کچن ہوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکرو ویو اوون، نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔

جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA

042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127

26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

طالب دعا: مقصود احمد ساجد

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com